اپریل فول ڈے کا تاریخی پس منظر اور شرعی حکم!

مولانا محمد طفیل کوہاٹی

اپریل کی آمد اور ہماری کارستانیاں

اپریل کا مہینہ جب بھی قریب آتا ہے تو اپریل فول ڈے کے نام سے بعض ایسی خرافات رونما ہوتی ہیں جن کا صدور کسی شریف آدمی سے متوقع نہیں ہے، مگر اب یہ حرکات ایک رسم کی صورت اختیار کیے جارہی ہیں، حالانکہ بحیثیت مسلمان ہمیں سوچنا چاہیے کہ یہ اپریل فول کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے فوائد ونقصانات کی تشخیص کرنی چاہیے اور اس کے بعد اس کا شرعی حکم جان کر اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے، مگر مسلمان اپریل فول سے متعلق شرعی تقاضے سے لاعلم ہیں۔ آئندہ سطور میں اسی شرعی تقاضے کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بندہ کے سامنے ''اپریل فول ڈے'' پر رونما ہونے والے غیر معمولی نقصان دہ واقعات کی اچھی خاصی فہرست ہے، لیکن اُن واقعات کو رقم کرنا شاید کارگر نہ ہو، کیونکہ ہر سال اخبارات میں نقصانات کی خبریں اور رپورٹیں ایک بڑی تعداد میں شائع ہوتی ہیں۔ نقصانات سامنے آنے کے باوجود بھی ہمارا دماغ ٹھکانے نہیں لگتا۔ غلامی کا ناسور ہمیں اس درجہ لاحق ہو چکا ہے کہ یہ قبیح رسم بجائے ختم ہونے کے آئے سال ترقی کرتی جارہی ہے اور اب تو اچھے خاصے سنجیدہ کہلانے والے حضرات بھی اُسے کھیل تماشا اور مذاق کا حصہ قرار دے کر اس میں ملوث نظر آتے ہیں اور انتہائی جرأت کے ساتھ اس کے جواز پر دلائل بھی جھاڑتے ہیں۔ فیا للعجب!

اپریل فول کیا ہے؟ اس کا آغاز کہاں سے ہوا؟ یہ کس عقیدت کی بنیاد پر وجود میں آیا؟ آیئے! ان تمام سوالوں کو لے کر کوچۂ تاریخ کا سفر کرتے ہیں، شاید کوئی حقائق کی زبان اور دل کا درد سمجھ لے اور اس پھیلتی وبا کے راستے میں بند باندھنے کا عزم مصمم کرلے۔

اپریل فول کیا ہے؟

''اپریل فول'' جھوٹ، دھوکہ دہی اور اذیت رسانی کا دوسرا نام ہے۔ انسائیکلو پیڈیا

آف برٹانیکا ''اپریل فول'' کا تعارف اس انداز میں کرتا ہے:

April Fool Day also called "All Fools Day" first Day of April named from The custom of playing Practical jokes or Sending friends on fools errands an date. (Britannica,1:496)

یعنی ''اپریل فول'' اپریل کا پہلا دن ''آل فولز ڈے'' کے نام سے بھی مشہور ہے، یہ نام اس لیے رکھ دیا گیا کہ اس دن لوگ ہر قسم کا مذاق کر لیتے ہیں، مثلاً: کسی دوست کو اس دن کسی ایسے کام سے بھیج دینا جس کا وجود ہی نہیں۔''

ہمارے ہاں کسی کو سنسنی خیز جھوٹی خبر دینا اپریل فول کا خاص حصہ سمجھا جاتا ہے، مثلاً: کسی کو باپ کے ایکسیڈنٹ کی خبر دینا، جھوٹی اطلاع پر دور دراز علاقے سے لوگوں کو بلا لینا، وغیرہ۔ الغرض دوسرے انسان کو بے وقوف بنا کر جھوٹ اور دھوکے سے اذیت پہنچانا ''اپریل فول'' کا مقصد ہے۔ یہ گناہ بے لذت کب سے شروع ہوا؟ اس بے فائدہ اور ضرر رساں کام کو وجود کب ملا؟ آئیے! تاریخ کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔ چونکہ یہ رسم صدیوں سے چلی آرہی ہے، اس لیے اس کے آغاز کے بارے میں مؤرخین مختلف آرا رکھتے ہیں۔ ان سب کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

اپریل فول کا آغاز کب ہوا؟

پہلا قول

''اپریل فول'' کے آغاز کے بارے میں ''انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا'' لکھتا ہے:

From Roman republican calender month Aprilis. The Romans Cansidered The Month Saered to The goddes venus and its name may derive from That & her great equivaleut Aphro dita.(Britanaica 8:292)

یعنی ''فرانس میں سترھویں صدی سے قبل سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا۔ اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی ''وینس'' (Venus) کی طرف منسوب کر کے مقدس سمجھا کرتے تھے۔ وینس کا ترجمہ یونانی زبان میں ''Aphro dita'' کیا جاتا ہے اور شاید اسی یونانی مفہوم سے مشتق کر کے مہینے کا نام اپریل رکھ دیا گیا۔'' مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم لکھتے ہیں:

''بعض مصنفین کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ یکم اپریل سال کی پہلی تاریخ ہوتی تھی اور اس کے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس وابستہ تھا، اس لیے اس دن لوگ جشن مسرت منایا کرتے تھے اور اسی جشن مسرت کا ایک حصہ ہنسی مذاق بھی تھا جو رفتہ رفتہ ترقی کر کے اپریل فول

کی شکل اختیار کرگیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس جشنِ مسرت کے دن لوگ ایک دوسرے کو تحفے دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے تحفے کے نام پر کوئی مذاق کیا جو بالآخر دوسرے لوگوں میں رواج پکڑ گیا۔'' (ذکر وفکر، ص:۷۸)

دوسرا قول

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ جولین کیلنڈر کا پہلا مہینہ اپریل تھا اور تہذیب روم کے جملہ پیروکار اسی تقویم کے پابند تھے، لیکن جب سولہویں صدی عیسوی میں گریگوری اٹلی کے شہر ''ویٹی کن سٹی'' میں پوپ بنا تو اُس نے جولین کیلنڈر کو رد کردیا اور ۱۵۸۲ء میں نئے کیلنڈر کو رواج دے دیا، جس میں پہلا مہینہ جنوری کو قرار دیا۔ اس وقت دُنیائے عیسائیت میں فرانس کا نام نامی عروج پر تھا، فرانس نے پوپ کی حمایت حاصل کرنے اور رومی تہذیب کے غلبے کو مٹانے کے لیے یہ موقع بہتر سمجھا اور گریگوری کیلنڈر کے نفاذ کا اعلان کردیا۔ حکومتی طبقے نے اس اعلان کو بسر وچشم قبول کیا اور نئے کیلنڈر کی اشاعت میں دن رات ایک کردیئے، جب کہ دوسری طرف عوامی اکثریت اس کے خلاف بھپر گئی اور اس تقویم کا نام مٹانے کے لیے حکومت مخالف تحریک شروع کردی۔ حکومت یکم جنوری کو نیوائیرڈے منانے کا اہتمام کرتی، لیکن یہ سب کچھ صرف حکومتی حلقوں تک محدود رہتا اور عوامی اکثریت حسب سابق ۲۵ مارچ سے نئے سال کا تہوار منانے کے لیے تیاریاں شروع کردیتی۔ حکومت نے بارہا ان پر پابندی لگائی، تشدد آمیز طریقے اختیار کیے، سرکردہ افراد کو جیلوں میں ڈالا گیا، کئی بار خون خرابہ ہوا، لیکن حکومت عوامی احتجاج کو پوری طرح کنٹرول کرنے میں ناکام رہی۔

بالآخر فرانس کے بادشاہ ہنری سوم نے اپنے وزراء اور پادریوں سے اس بارے میں مشاورت کی، ایک پادری نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ کسی بھی شخصیت یا تحریک کا اعتماد توڑنے کے لیے یہ کارگر نسخہ ہے کہ اُن کی خوبیوں کا مذاق اُڑانا شروع کردیا جائے، اس طرح وہ احساسِ کمتری کا شکار ہوکر خود بخود ٹوٹ جائیں گے۔ بادشاہ نے پادری کی ذہانت کو نگاہِ رشک سے دیکھا اور اس فارمولے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وزرا کے نام احکامات جاری کردیئے۔

سرکاری لوگوں نے فرانس کے گلی کوچوں سے شرارتی بچوں، غنڈوں اور آوارہ گردوں کے ٹولوں کو جمع کرکے اور معاوضہ دے کر اس بات پر تیار کیا کہ یکم اپریل کو نیوائیرڈے منانے والوں کا مذاق اُڑائیں۔ ان لوگوں نے پورے ملک میں حکومت مخالف لوگوں کا طرح طرح سے مذاق اُڑانا شروع کردیا، تقریبات منانے والوں پر مزاحیہ جملے کسے جاتے، مردہ مچھلیاں اکٹھی کر کے اُن پر پھینکی جاتیں، اُن کے دروازوں پر مچھلیوں کے پوسٹر آویزاں کردیئے جاتے، یکم اپریل کو ''اپریل فش'' کے نام سے مشہور کرکے تقریبات منانے والوں کا خوب مذاق اُڑایا گیا۔ چونکہ ان

لوگوں کو حکومتی پشت پناہی حاصل تھی، اس لیے یہ اپنے مشن میں کامیاب رہے۔ یکم اپریل کو ''نیو ائیر ڈے'' منانے والے مذاق اور بے وقوف بنانے کے ڈر سے رفتہ رفتہ اپنی تقویم پر اصرار ترک کرنے لگے، حتیٰ کہ ایک عرصہ بعد یہ بالکل ہی ختم ہوگیا، لیکن یکم اپریل کو بے وقوف بنانے اور ہنسی مذاق کرنے کا رواج برقرار رہا اور اسی نے جا کے ''اپریل فول'' کی شکل اختیار کی۔

''انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا'' اس حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کرتا ہے:

"On April Fools Day All People are given an excuse to play The fool in France The fooled person is called poissand avril (April fish)".(Britannica 1:496)

یعنی ''اپریل فول ڈے پر سب لوگوں کو یہ بہانہ ملتا کہ دوسروں کو بے وقوف بنائیں اور فرانس میں بے وقوف بنائے جانے والے افراد کو ''اپریل مچھلی'' کہا جاتا تھا۔''

جب ۱۵۵۲ء میں برطانیہ نے گریگوری کیلنڈر کو تسلیم کیا، تو اسے بھی اُنہی حالات کا سامنا کرنا پڑا جو حکومت فرانس کو درپیش تھے، لہٰذا ان لوگوں نے بھی فرانس والوں کی تقلید کی اور اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ برطانیہ اس دور میں امریکہ کے ستر فیصد حصے پر قابض تھا، لہٰذا برطانیہ ہی کے توسط سے ''اپریل فول'' کی رسم امریکہ پہنچی۔ اس کی تائید ''برٹانیکا'' کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے:

"The custom of playing April Fools jokes was taken to America by The British".(Britannica 1:496)

یعنی ''اپریل فول ڈے'' کو امریکہ میں رواج دینے والے برطانوی انگریز ہیں۔''

الغرض اس روایت کے پیش نظر ''اپریل فول'' وہ بے ہودہ تہوار ہے جو بعض لوگوں کو اذیت پہنچانے کے لیے ایک پادری کے مشورے پر شروع کیا گیا، لہٰذا کسی مسلمان کہلانے والے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ عیسائیوں کی تقلید میں جھوٹ، دھوکہ دہی اور ایذا رسانی کا راستہ اختیار کرے۔

تیسرا قول

''برٹانیکا'' میں اس مذموم رسم کی ایک اور وجہ بھی بیان کی گئی ہے:

"It resembles other festivals. Such as The Hilaria of ancient Rome (March 25).and Holy fastivel of India(Ending March 31) Its timing Seems related to The vernal equinox (March 21) with when natare ,,Fool mantind,, Sudden changes in The weather".(Britannica 1:496)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ''اپریل فول قدیم رومی تہوار ''ہیلاریا'' کے مشابہ ہے جو ۲۵/ مارچ کے بعد منایا جاتا تھا اور بھارت کے تہوار ''ہولی'' کے ساتھ بھی مشابہت رکھتا ہے جو مارچ کے آخر میں منایا جاتا ہے۔ مارچ کے آخر میں منانا اس بات کے ساتھ مربوط ہے کہ ۲۱ مارچ کے بعد موسم میں تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے اور یہ قدرت بندوں کو بیوقوف بنا رہی ہوتی ہے (معاذ اللہ!) کیونکہ وہ اچانک موسم تبدیل کرتی ہے۔''

گویا ان بدبختوں کے گندے عقیدے کے مطابق چونکہ اللہ تعالیٰ اس موسم میں لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں، اس لیے لوگوں نے بھی آپس میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کیا۔ اس روایت کو اگر درست مان لیا جائے تو اپریل فول منانے والے حضرات ذرا تصور کریں کہ اس گندی رسم کا آغاز کتنے خطرناک عقیدے کی بنیاد پر ہوا۔ معاذ اللہ! یہ لوگ اپنی فریب کاری، جھوٹ اور دھوکہ دہی کی نسبت صاحب قدرت سے جوڑ رہے ہیں اور آج کا سادہ لوح مسلمان کس قدر نا اہلی کا ثبوت دیتے ہوئے اُن کی تقلید میں آنکھیں بند کر کے رواں دواں ہے۔

برٹانیکا کی عبارت میں اپریل فول کو رومی تہوار کے مشابہ کہا گیا ہے، لیکن درحقیقت یہی رسم اپریل فول ہے جسے رومی زبان میں ''ہیلاریا'' فرانسیسی میں (Poissondavril) یعنی ''اپریل فش'' اور اسکاٹ لینڈ والوں کی زبان میں (Cuckoo) ''گاک'' (یعنی بلبل) کہا جاتا ہے۔

مختلف تعبیرات اختیار کر کے یکم اپریل کو منائے جانے والی اس رسم کی کیفیات اور اس کے طریقے تمام ممالک والوں کے ہاں یکساں ہیں کہ اس دن شراب وشباب کی محفلیں سجانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو دھوکہ دینے اور بے وقوف بنانے کی کھلی چھوٹ ہوتی ہے۔

چوتھا قول

''اپریل فول ڈے'' کے بارے میں چوتھی روایت سب سے زیادہ خطرناک ہے، جسے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے اپنی کتاب ''ذکر وفکر'' میں ''انسائیکلو پیڈیا لاروس'' کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت لکھتے ہیں:

> ''اپریل فول کی ایک اور وجہ انیسویں صدی کے معروف انسائیکلو پیڈیا ''لاروس'' نے بیان کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے، وہ وجہ یہ ہے کہ ''دراصل یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایات کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمسخر اور استہزا کا نشانہ بنایا گیا۔ موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعہ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ لوقا کی انجیل کے الفاظ یہ ہیں:
> ''اور جو آدمی اسے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو گرفتار کیے ہوئے تھے، اس کو ٹھٹھے اُڑاتے اور

مارتے تھے اور اُس کی آنکھیں بند کر کے منہ پر طمانچے مارتے تھے اور اُسے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (الہام) سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا؟ اور طعنے مار مار کر بہت سی اور باتیں اس کے خلاف کہیں''۔ (لوقا ۲۲: ۶۳ تا ۶۵) انجیلوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودی سرداروں اور فقیہوں کی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا گیا، پھر اُنہیں پیلاطس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہیں ہوگا، پھر پیلاطس نے انہیں ''ہیروڈیس'' کی عدالت میں بھیج دیا اور بالآخر ہیروڈیس نے دوبارہ فیصلے کے لیے ان کو پیلاطس ہی کی عدالت میں بھیجا۔ لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک جگہ سے دوسری عدالت میں بھیجنا ان کے ساتھ مذاق اور ان کو اذیت پہنچانے کی وجہ سے تھا۔ چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا، لہٰذا اپریل فول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کی جانے والی ہنسی مذاق اور تمسخر کی یادگار ہے۔ (ذکر وفکر، ص: ۸۷)

نعوذ باللہ! اس روایت کے پیش نظر حاصل اور مطلب یہ ہوا کہ یہودی یکم اپریل کو اللہ رب العزت کے برگزیدہ بندے اور جلیل القدر نبی کی توہین کرتے تھے، اُن پر پھبتیاں کستے تھے اور پھر ''اپریل فول'' کے نام سے اس کو یادگار کے طور پر مناتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ مذاق اور تمسخر کر کے اپنے حیوانی جذبات کی تسکین کا سامان پیدا کرتے تھے، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت میں غلو کرنے والے نام نہاد عیسائی اور صلیب کے علم برداروں کو ڈوب کر مرنا چاہیے جو ایک طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اتنے گن گاتے ہیں کہ نعوذ باللہ! انہیں خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں، جب کہ دوسری طرف آپ علیہ السلام کی توہین پر مبنی یادگار کو رواج دینے والے بھی یہی ہیں۔ یہودیت کے سائے تلے جینے والے انجیل کے علمبردار کس منہ سے محبتِ مسیح کا دعویٰ رکھتے ہیں؟ جبکہ اس وقت بھی پوری دنیائے عیسائیت ''اپریل فول ڈے'' مزے لے کر منا رہی ہے۔

درحقیقت عیسائیوں کا حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ کیا تعلق؟ اُن کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دینا ہی خود حضرت مسیح علیہ السلام کی کس درجہ توہین ہے، جب وہ اتنی بڑی جسارت کر کے حقیقتاً کسی دین و مذہب کے بھی نہ رہے تو اپریل فول جیسی رسم پر اُن کو غیرت دلانے سے کیا حاصل ہوگا؟!۔

لیکن مقامِ عبرت ہے آج کے بے عمل مسلمان کے لیے! ہمارے دین میں تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا، اُن کی عزت اور احترام رکھنا جزوِ ایمان ہے، کسی بھی نبی کی ادنیٰ درجہ توہین کو ہماری شریعت مطہرہ نے کفر قرار دیا ہے، ایسے میں ہمارا اس قبیح تہوار کے ساتھ تعلق رکھنا جسے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی یادگار کہا گیا ہو، کیا معنی رکھتا ہے؟ ہر مسلمان پر لازم اور ضروری ہے کہ ہر ایسے تہوار سے بچے جو اغیار اور کفار کا مسلط کردہ ہو اور پھر خصوصاً اُن تہواروں سے جو کسی نبی یا بزرگ ہستی کی توہین کی یاد میں

منائی جاتی ہوں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اس رسم سے محفوظ و مامون رکھے۔ (آمین)

پانچواں قول

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ جب اندلس میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور انگریزوں نے مسلمانوں کے لٹے پٹے قافلوں کو سمندر پار افریقہ جانے کی اجازت دی تو مسلمان جہازوں میں اپنا بچا کھچا سرمایہ سمیٹ کر روانہ ہوئے، جب وسطِ سمندر میں پہنچے تو اچانک جہازوں میں پانی بھرنے لگا اور وہ ڈوبنے لگے، کیونکہ جہازوں کی تہوں میں بڑے بڑے سوراخ تھے، یہ یکم اپریل تھی اور انگریزوں نے محض مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے لیے یہ سب کچھ کیا تھا۔ لہٰذا باہمی دھوکہ دہی و مذاق کا کھیل یہیں سے شروع ہوا۔ واللہ اعلم

اپریل فول ڈے کی ہندوستان آمد

ہندوستان کے اندر بھی برطانوی انگریز اس قبیح رسم کو لے کر داخل ہوئے۔ پہلے پہل انگریز یکم اپریل کو باہم جھوٹ وفریب پر مبنی ہنسی مذاق کر کے شیطانی جذبات کو تسکین دیتے تھے، لیکن رفتہ رفتہ انہوں نے ہندوستانیوں کی مشرقی روایات، راست بازی اور دیانت داری کو توڑنے کے لیے اپریل فول کو بھی بطور ہتھیار استعمال کرنے کا سوچ لیا، چونکہ اس رسم میں خبیث الفطرت لوگوں کے لیے چسکے کا مواد کافی حد تک موجود تھا، اس لیے اس کی عدم مقبولیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، لہٰذا انگریزوں نے اپنے قریبی ہندوستانیوں کو اس مذموم رسم میں شامل کرنا شروع کر دیا، ان لوگوں نے انگریز کی صحبت کا اتنا اثر تو لے ہی رکھا تھا کہ یہ تحفہ ملتے ہی اس پر تھرکنے لگیں اور اُسے تفریح کا ایک ذریعہ قرار دے کر اپنے متعلقین کو اس دھارے میں داخل کرنے لگیں، رفتہ رفتہ یہ زہر ہندوستانی معاشرے کی رگوں میں سرایت کرنا شروع ہوا، لیکن یہ سب کچھ غیر محسوس طریقے سے تھا اور اُسے کھلے بندوں نہیں منایا گیا تھا، لیکن ایک دفعہ اسے سرعام اور علی رؤس الاشھاد منا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کا زہریلا مادہ ہندوستان کے طول وعرض میں چھوڑ دیا گیا۔

ہوا یوں کہ بنگال میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا، بنگال کی انگریز حکومت نے مارچ کے آخری ہفتے میں اعلان کیا کہ جن لوگوں نے اناج وصول کرنا ہو وہ یکم اپریل کی صبح کلکتہ کی فوجی چھاؤنی کے باہر پہنچ جائیں، لوگوں کو جمع کرنے کا مقصد انہیں اناج کی فراہمی نہیں، بلکہ اناج کے نام پر اپریل فول منانا اور انہیں مذاق کا نشانہ بنانا تھا۔ ہزاروں غمزدہ اور قحط سے نڈھال لوگ خالی بوریاں اٹھا کر تھکے ماندے کلکتہ پہنچے، چھاؤنی کے سامنے ہزاروں افراد کی لمبی قطار کڑکتی دھوپ میں اناج کا انتظار کر رہی تھی کہ دفعتاً چھاؤنی سے فوجی بینڈ باجے لے کر آئے اور ناچنا، ہنسنا اور مذاق کرنا شروع کر دیا۔ غلہ کے منتظر غریب اور پریشان حال لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے، حقیقت حال معلوم ہونے پر وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کے

ساتھ گھروں کو لوٹ گئے اور یوں اپریل فول نے پہلی بار ہندوستان میں اپنا سر اُبھار لیا۔

ہولی اور اپریل فول

۳۱؍مارچ کو ہندو، ہندوستان میں ''ہولی'' کی رسم مناتے ہیں، اس رسم میں وہ آگ کے گرد جمع ہوکر ناچتے ہیں، ایک دوسرے پر رنگ کا چھڑکاؤ کرتے ہیں اور باہم ہنسی مذاق کرتے ہیں، یہ رسم اپریل فول ڈے سے ملتی جلتی تھی۔ انگریزوں نے اس کا بھی سہارا لیا اور اپنے کلچر کے بعض عناصر اس میں داخل کر کے اسے اپنی تہذیب کے رنگ میں رنگ دیا، یوں ہولی کہلانے والی رسم بھی اپریل فول کا دوسرا نام بن گئی۔

یہ ہے اپریل فول کا مختصر تاریخی پس منظر! اس رسم کی ہر جہت اور ہر پہلو شر در شر اور فتن کا مجموعہ ہے۔ نجانے مسلمان نوجوانوں کو کیا ہوگیا کہ وہ اتنی واضح خرابیوں پر مبنی رسم کو گلے کا ہار بنا کر بڑے فخر سے مناتے ہیں! لیکن کیا کہئے غلامی کے ان تباہ کن اثرات کے جو آج تک ہماری نسلوں کے افکار پر چھائے ہوئے ہیں اور وہ ہر مغربی رسم کو ترقی کا زینہ سمجھ کر اس پر قدم رکھتے جاتے ہیں، یہ سوچے بغیر کہ یہ زینے کن پستیوں میں جا کر اختتام پذیر ہو رہے ہیں۔

تین گناہوں کا مجموعہ

ایک مسلمان کے لیے اپریل فول جیسی رسم جہاں عقلی اور اخلاقی طور پر منانا سمجھ سے باہر ہے اور اس کا کوئی جواز اس پہلو سے نہیں ملتا، اسی طرح یہ گندی رسم شرعی لحاظ سے بھی کئی مفاسد پر مشتمل ہے اور فی الواقع اصل تو شریعت ہی ہے، جب کسی چیز میں شرعی لحاظ سے خرابی پائی جائے اور شریعت اس کو اختیار کرنے سے روک دے تو بظاہر وہ کتنی ہی خوشنما کیوں نہ ہو، اُسے عمل کا حصہ بنانا ایک کامل مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ اپریل فول بھی ڈھیروں مفاسد کے ساتھ ساتھ تین گناہوں پر مشتمل ہے جو حقوق العباد سے متعلق ہیں، پہلے تو گناہ کبیرہ بغیر سچے دل سے توبہ کیے معاف ہی نہیں ہوتے، پھر جب وہ حقوق العباد سے متعلق ہوں تو اُسے اس بندے سے بھی معاف کرانا ضروری ہو جاتا ہے جس کے حق میں کوتاہی ہوئی ہے۔ اپریل فول میں پائے جانے والے تین گناہ کبیرہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱:- جھوٹ بولنا۔ ۲:- دھوکہ دینا۔ ۳:- دوسرے کو اذیت پہنچانا۔

۱:...... جھوٹ ایک عجیب لعنت ہے، آپ کسی سے بھی دریافت کریں کہ جھوٹ بولنا کیسا ہے؟ وہ اسے برا ہی کہے گا۔ اگر کسی کے بارے میں پتہ چل جائے کہ یہ جھوٹا ہے، تو طبیعت اس کی طرف سے مکدر ہو جاتی ہے، لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ لوگ جھوٹ پر مبنی بعض باتوں کو جھوٹ کہتے ہی نہیں، آپ انہیں لاکھ سمجھائیں کہ یہ جھوٹ ہے، وہ سرے سے ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ انہی میں سے ایک اپریل فول ہے، اس میں بڑی ڈھٹائی اور سینہ زوری سے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ کسی بات یا کام کا وجود تک نہیں ہوتا،

لیکن اس کے بارے میں افواہیں پھیلا دی جاتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں یہ شیوہ بدبخت منافقین کا تھا کہ وہ لوگوں میں انتشار اور اضطراب پھیلانے کے لیے جھوٹی افواہیں مشہور کردیتے تھے اور بعض اوقات ان کا بہت بڑا نقصان بھی ہوجاتا تھا۔ آج اپریل فول ڈے پر بھی یہی ہوتا ہے، جھوٹ بولنے کی وجہ سے کئی حادثات ونقصانات کا ظہور ہوتا ہے۔ جب آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہو رہا ہو، لیکن اس کے دل میں یہ شرمندگی اور پشیمانی پائی جائے کہ یہ گناہ ہے اور میں اس گناہ کا ارتکاب کرکے گناہ گار ٹھہر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ اُسے توبہ کی توفیق دے دیتے ہیں، لیکن اگر ایک شخص گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے، بلکہ اسے تفریح کا حصہ ٹھہرائے، تو اسے اس گناہ پر توبہ کی توفیق کہاں سے ملے گی؟ اپریل فول ڈے پر بولے جانے والے جھوٹ کا خطرناک پہلو یہی ہے کہ بولنے والا اُسے جھوٹ مانتا ہی نہیں، بلکہ مذاق اور تفریح طبع کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو منافق کی علامت بتلایا ہے۔ ارشاد گرامی ہے:

''آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ''۔ (مسلم، رقم: ۱۰۷)

ترجمہ: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب امانت دار بنایا جائے تو خیانت کرے۔''

اس وعید کے بعد اگر کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہو تو وہ جھوٹ بولنے کی جسارت کیسے کرسکتا ہے؟! اور پھر ایسا جھوٹ جو اپنے اندر ڈھیروں خرابیاں اور حق تلفیاں لیے ہوئے ہو۔

۲:...... اپریل فول دھوکہ دہی جیسے گناہ کو بھی شامل ہے، کیونکہ دوسرا انسان کہنے والے کو اس کی بات میں سچا سمجھ کر دھوکہ کھاتا ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهٗ بِهٖ كَاذِبٌ''۔ (ابوداؤد، رقم الحدیث: ۴۹۷۱)

ترجمہ: ''بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی کو کسی بات کی خبر دے اور وہ تجھے اس میں سچا سمجھے، حالانکہ آپ اس میں جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔''

اس حدیث کو پڑھیے اور سر دھنیے کہ کیا اپریل فول ڈے پر یہی کھیل تماشہ نہیں ہوتا کہ ہم لوگوں کو دھوکہ اور خیانت سے بے وقوف بنا رہے ہوتے ہیں اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اپنی سیاہ عملی پر چوڑے ہوکر خوشیاں بھی مناتے ہیں، گویا کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

۳:...... اپریل فول ڈے بے جا ایذا رسانی جیسے گناہ کبیرہ پر بھی مشتمل ہے۔ اسلام نے مسلمان کیا' کافر اور جانور تک کو ایذا پہنچانے سے روکا ہے اور ایذا پہنچانے والے کے لیے سخت وعیدیں ہیں، لیکن یکم اپریل کو مسلمان کہلانے والے بڑی شدت سے مخلوق خدا کو تکلیف اور ایذا

پہنچانے میں سرگرم ہوتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

’’اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔‘‘ (مسلم، رقم: ۶۵)

ترجمہ: ’’پس مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔‘‘

دیکھیے! کامل اسلام کا معیار کس چیز کو قرار دیا گیا ہے کہ اپنی ہر تکلیف دہ اَدا سے دوسرے کو محفوظ رکھا جائے، لیکن مقامِ عبرت ہے ان مسلمانوں کے لیے جو ان احادیث کو سنتے اور جانتے ہیں، لیکن پھر بھی بڑی جرأت کے ساتھ اپریل فول جیسی رسموں کو انجام دینے پہ تلے ہوئے ہیں۔

اپریل فول منانے میں ان تین کبیرہ گناہوں کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مفاسد موجود ہیں، اس رسم کی بنیاد بت پرستی، توہم پرستی یا نبیؑ کی توہین پر ہے، ایسی رسم کو اپنی زندگیوں کا معمول بنا دینا خود ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اپریل فول کی نجاست سے اپنے ایمان اور اسلام کو آلودہ ہونے سے بچائیں۔ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے زمین و آسمان کے درمیان فضائیں بھر جاتی ہیں۔ یہ ہنسی مذاق یا کھیل تماشہ نہیں، بلکہ وہ بھڑکتی ہوئی شعلہ بار آگ ہے جو ایمان کے خیموں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے، یہ ذریعۂ تفریح و راحت نہیں، بلکہ وہ خوفناک کڑکتی بجلی ہے جو دین و مذہب اور تہذیب و ثقافت کو جلا کر بھسم کر ڈالتی ہے۔ لہٰذا ایمان والو! خود بھی اس سے بچو اور ایمان والوں کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین ثم آمین)

☆☆☆

نافع نمبر

وکیلِ صحابہ واہلِ بیت حضرۃ مولانا محمد نافع نور اللہ مرقدہ

تونسوی نمبر

محقق اہلِ سنت وکیلِ احناف حضرۃ مولانا نور محمد تونسوی نور اللہ مرقدہ

دونوں بزرگوں کے حالات وواقعات منظرِ عام پر لانے کے لیے دو الگ الگ خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ جملہ اہلِ علم وقلم سے بالعموم اور ان حضرات کے تلامذہ، متعلقین اور مستفیدین سے بالخصوص گذارش ہے کہ اپنے تأثرات، تعزیتی پیغامات اور مضامین درجِ ذیل پتے پر ارسال فرمائیں۔

نیز جن حضرات کے پاس ان بزرگوں کے مکتوبات، ملفوظات، اِفادات یا کسی بھی قسم کی تحریرات محفوظ ہوں وہ ان کی صاف ستھری فوٹوسٹیٹ ارسال فرمائیں۔ ان شاء اللہ اُن کے شکریہ کے ساتھ شاملِ اشاعت کی جائیں گی۔

نوٹ: نافع نمبر کے لیے مضامین یکم جون تک ارسال فرمادیں۔

احسن خدامی، مکان نمبر 4، گلی نمبر 84، محلہ سردار پورہ، اچھرہ، لاہور 0307-5687800-

khadim.khan4@yahoo.com 0334-0312-4612774